ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

29-Sept-2016

اسلافِ کرام کی شرم وحیا کے واقعات

(Urdu)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فَضیلت

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ (یعنی جُمُعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[1]

ذات ہوئی اِنتخاب وَصف ہوئے لاجواب نام ہوا مُصطَفٰی تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائق بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

---

1 ۔۔۔ ابن عساکر، علی بن محمد بن احمد بن ادریس ۔۔۔ الخ، ۱۴۲/۴۳، رقم: ۵۰۱۲

www.dawateislami.net

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھّی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جِتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ان سے تو فرشتے بھی حیا کرتے ہیں

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرت سَیِّدَتُنَا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ ایک بار رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری چادر اوڑھے ہوئے اپنے بستر میں جلوہ فرما تھے۔ اسی دوران ابو بکر (صدیق) (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کو اجازت دے دی، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کی ضرورت پوری فرمادی اور وہ چلے گئے جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چادر میں اسی حال میں تشریف فرما رہے، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے (حضرت) عمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے اجازت طلب کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اجازت دے دی اور ان کی ضرورت بھی پوری فرمادی تو وہ بھی چلے گئے جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چادر میں اسی حال میں تشریف

www.dawateislami.net

فرمارہے، پھر (حضرت) عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے آنے کی اجازت طلب کی تشریف لائے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور (سَیِّدہ) عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) سے فرمایا: اپنی چادر لے لو! پھر (حضرت) عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی حاجت پوری کی تو وہ بھی چلے گئے، (اُمّ الْمُؤمِنِیْن حضرت) عائشہ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ! ابو بکر اور عمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما) کی آمد پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ویسا اہتمام نہیں فرمایا جیسا (حضرت) عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے لیے فرمایا؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: عثمان بہت حیادار شخص ہے، اگر اُسے اسی حال میں اجازت دے دیتا تو یہ اندیشہ تھا کہ اُس کی ضرورت پوری نہ ہوتی، (یعنی وہ بغیر بات کیے واپس چلے جاتے۔) (مسلم، باب فضائل عثمان ابن عفان، ص:۱۳۰۷، حدیث: ۲۴۰۲)

یا اِلٰہی دے ہمیں بھی دولتِ شرم و حیا
حضرتِ عثماں غنیِ با حیا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے ہمارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تَرْبِیَت یافتہ پیارے صحابی حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی ذُو النُّورَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کس قدر شرم و حیا والے تھے کہ خود شرم و حیا کے پیکر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی آپ کی حَیا کا احترام فرماتے اور اللہ تعالٰی کے مَعصُوم فرشتے بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے حیا کرتے تھے۔ حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں (محاصرے کے دن) ہم امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے نہ تو زمانۂ جاہلیت میں کبھی بدکاری کی تھی اور نہ ہی اسلام قبول کرنے کے بعد۔ (بلکہ) اسلام قبول کرنے کے بعد میری حیاء میں مزید اضافہ ہوا۔" (سنن النسائی، کتاب المحاربۃ، باب ذکر ما یحل بہ دم المسلم، الحدیث ۴۰۲۴، ص ۲۳۵۱، مختصراً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی ذُوالنُّورَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بہت ہی پیارے وصف "شرم وحیا" کے بارے میں ایمان افروز واقعہ سُنا، 18 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یومِ عُرس، یومِ شہادت منایا گیا۔ آیئے! اِسی مناسبت سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مبارکہ کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں:

♣ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام "عثمان" کُنیت "ابوعَمْرو" اور القابات "جامِعُ القرآن اور ذُوالنّورین" ہیں ♣ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خُلَفائے راشِدین میں تیسرے خلیفہ ہیں ♣ سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی 2 شہزادیاں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نکاح میں یکے بعد دِیگرے آئیں ♣ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شکل و صورت میں حضرت سیدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت مشابہ تھے ♣ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان میں آیاتِ قرآنی نازل ہوئیں ♣ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فِرِشتے بھی حیا کرتے تھے ♣ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے راہِ خدا میں 2 مرتبہ ہجرت فرمائی ♣ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت بڑے تاجر اور بے حد سخی تھے ♣ نبیِ رحمت، مالکِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جنّت کی خوشخبری سُنائی ♣ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے 82 سال کی عمر پائی۔ ♣ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بڑی ہی مظلومیت کے ساتھ، روزے کی حالت میں تلاوتِ قرآن کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمایا۔

رکھا محصُور ان کو بند ان پر کر دیا پانی
شہادت حضرتِ عثمان کی بے شک ہے لاثانی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص584)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی آقا کی شرم وحیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ جب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک صحابی کی شرم وحیا کا یہ عالم ہے تو خود شرم وحیا کے پیکر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیا کا عالم کیا ہو گا، چنانچہ

مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شرم وحیا کے مُتَعَلِّق مشہور صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا ابُوسعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِ اکرم، رسولِ مُحتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے بھی زیادہ شرمیلے تھے جیسی کنواری لڑکی اپنے پردے میں شرمیلی ہوتی ہے۔(مشکاۃ،کتاب احوال القیامۃ...الخ، ۲/۳۶۵،حدیث:۵۸۱۳)

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیث کی شرح میں ارشاد فرماتے ہیں: کنواری لڑکی کی جب شادی ہونے والی ہوتی ہے تو اسے گھر کے ایک گوشے میں بٹھا دیا جاتا ہے۔ اسے اردو میں مایوں بٹھانا کہا جاتا ہے، اس زمانہ میں لڑکی بہت ہی شرمیلی ہوتی ہے، گھر والوں سے بھی شرم کرتی ہے، کسی سے کُھل کر بات نہیں کرتی، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شرم اس سے بھی زیادہ تھی، حیا انسان کا خاص جوہر ہے جتنا ایمان قوی (ہو گا) اتنی حیا (بھی) زیادہ ہو گی۔

(مرآۃ المناجیح،۸/۷۳)

آقا کی حیا سے جُھکی رہتی نظر اکثر   آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً زندگی میں انسان کو تین حالتوں سے گزرنا پڑتا ہے (1) بچپن (2) جوانی اور (3) بڑھاپا۔ بچپن میں انسانی طبیعت کھیل کُود کی جانب مائل ہوتی ہے، بڑھاپے میں اعضا کمزور پڑ جاتے ہیں، بیماریاں گھیر لیتی ہیں، گناہ کی جانب رُجحان کم ہو جاتا ہے اور عبادت کی طرف رغبت پیدا ہو جاتی ہے، جبکہ جوانی زندگی کا وہ اَہَم دَور ہے کہ جس میں انسانی طبیعت پر نفسانی

www.dawateislami.net

خواہشات کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے، چونکہ زندگی کے اس حصّے میں اعضائے جسم سلامت وتندرست ہوتے ہیں تو نوجوان **”جوانی دیوانی ہوتی ہے“** کے مصداق بن کر اپنے مقصدِ حیات کو بھول جاتے ہیں اور زندگی کے ان قیمتی لمحات کو رضائے الٰہی والے کاموں میں گزارنے کے بجائے بے حیائی کے کاموں میں برباد کر دیتے ہیں۔ لہٰذا نوجوان نسل کو بے حیائی کی تباہی سے بچانے کے لئے بزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ کی مثالی زندگی ایک آئیڈیل کی حیثیت رکھتی ہے، ان نیک ہستیوں کو نفس و شیطان لاکھ برائی پر اُبھارتا مگر یہ نفوسِ قُدسیہ بھری جوانی میں بھی حیا کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھتے اور اس کے صلے میں اللہ تعالٰی کی بارگاہ سے انعام و اکرام کے مُستَحِق قرار پاتے۔ آیئے! ایسے ہی ایک باحیا نوجوان کی ایمان افروز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

بے شک مجھے دو (2) جنّتیں عطا کی گئیں

حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے زمانۂ مبارک میں ایک نوجوان بہت متقی و پرہیز گار و عبادت گزار تھا۔ حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ بھی اس کی عبادت پر تعجب کیا کرتے تھے۔ وہ نوجوان نمازِ عشاء مسجد میں ادا کرنے کے بعد اپنے بوڑھے باپ کی خدمت کرنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ راستے میں ایک خوبصورت عورت اسے اپنی طرف بُلاتی تھی، لیکن یہ نوجوان اس پر توجہ دیئے بغیر نگاہیں جھکائے گزر جاتا۔ آخر کار ایک دن وہ نوجوان شیطان کے وسوسے اور اس عورت کی دعوت پر بُرائی کے ارادے سے اس کی جانب بڑھا، لیکن جب دروازے پر پہنچا تو اسے اللہ تعالٰی کا یہ فرمانِ عالیشان یاد آ گیا: پارہ 9، سُوۡرَۃُ اَعۡرَاف، آیت نمبر 201

اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّہُمۡ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیۡطٰنِ تَذَکَّرُوۡا فَاِذَا ہُمۡ مُّبۡصِرُوۡنَ ﴿۲۰۱﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ (پ ۹، الاعراف ۲۰۱)

اس آیتِ مُبارکہ کے یاد آتے ہی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اس قدر غالب ہوا کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا۔ جب یہ بہت دیر تک گھر نہ پہنچا تو اس کا بوڑھا باپ اسے تلاش کرتا ہوا وہاں پہنچا اور لوگوں کی مدد سے اسے اُٹھوا کر گھر لے آیا۔ ہوش آنے پر باپ نے تمام واقعہ دریافت کیا، نوجوان نے پورا واقعہ بیان کر کے جب اس آیتِ پاک کا ذکر کیا، تو ایک مرتبہ پھر اس پر اللہ تعالیٰ کا شدید خوف غالب ہوا، اس نے ایک زور دار چیخ ماری اور اس کا دَم نکل گیا۔ راتوں رات ہی اس کے غسل اور کفن دَفن کا اِنتظام کر دیا گیا۔ صبح جب یہ واقعہ حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کے باپ کے پاس تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس سے فرمایا کہ ہمیں رات کو ہی اطلاع کیوں نہیں دی، ہم بھی جنازے میں شریک ہو جاتے ؟ اس نے عرض کی، امیرُ المومنین ! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے آرام کا خیال کرتے ہوئے مُناسب معلوم نہ ہوا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔ وہاں پہنچ کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی: پارہ 27، سُوْرَۃُ رَحْمٰن، آیت نمبر 46

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِۚ ﴿۴۶﴾ (پ ۲۷، الرحمن ۴۶)	ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے ربّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔

تو قبر میں سے اس نوجوان نے بلند آواز کے ساتھ پُکار کر کہا: یا امیر المومنین ! بے شک میرے ربّ تعالیٰ نے مجھے دو جنّتیں عطا فرمائی ہیں۔ (شرح الصدور، ص ۲۱۳)

فرما کے شفاعت مِری اے شافعِ محشر!
دوزخ سے بچا کر مجھے جنّت میں بسانا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص354)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ والوں کا عالَمِ جوانی میں بھی عبادات بجالانے اور بے حَیائی سے بچنے کا کس قدر پختہ مدنی ذِہن بنا ہوا تھا کہ جوانی میں بھی اکثر اوقات عبادتِ الٰہی اور والدین کی خدمت میں بسر ہوتے تھے، یہ حضرات شیطانی چالوں سے ہر دَم ہوشیار رہتے، اسی وجہ سے گُناہ پر قُدرت کے باوُجود بھی اپنی نگاہوں کی حفاظت کرتے اور اپنا پاک دامن بے حیائی والے کاموں سے داغدار ہونے سے بچایا کرتے تھے۔ یادرکھئے! شیطان مسلمان کا ازلی دشمن ہے اس کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو نیک لوگوں کے راستے سے ہٹا کر برائیوں کی راہ پر لگا دے تاکہ معاشرے سے حیا کا وجود مٹ جائے اور بے شرمی و بے حیائی زیادہ سے زیادہ عام ہوتی چلی جائے۔ لہٰذا عقلمند کو چاہئے کہ وہ شرم وحیا کے ان علمبرداروں یعنی اسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھے اور شیطانِ لعین کے خلاف جنگ جاری رکھے اور ہرگز ہرگز شیطان کے بہکاوے میں نہ آئے۔

شیطان کے خلاف جنگ۔۔۔جاری رہے گی ♣♣ شیطان کے خلاف جنگ۔۔۔جاری رہے گی

شیطان کے خلاف جنگ۔۔۔جاری رہے گی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو شیطان کی پیروی سے منع فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 169 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۶۹-۱۶۸)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تو تمہیں یہی حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا اور یہ کہ اللہ پر وہ بات جوڑو جس کی تمہیں خبر نہیں۔

www.dawateislami.net

شیطان کا کام کیا ہے؟

ان آیات کے تحت تفسیر میں ہے کہ شیطان کا کام ہی یہ ہے کہ وہ لوگوں کو برائی کی طرف بلائے، کفر وشرک کی طرف، اللہ تعالیٰ کے متعلق غلط عقائد منسوب کرنے کی طرف یا اس کے حلال کردہ کو حرام کہنے اور اس کے حرام کردہ کو حلال کہنے کی طرف، بُرے کاموں مثلاً جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ خلافی، بُہتان، لڑائی فساد، حسد، بغض وکینہ وغیرہ چیزوں کی طرف بُلائے۔ یونہی بے حیائی کے کام گانے، باجے، فلمیں، ڈرامے، ناچ، بدنگاہی، فحش گفتگو، گندی باتیں، ناجائز تعلقات، بُری نیت سے دیکھنا، چھُونا، بدکاری وغیرہ گناہوں کی طرف بُلانا شیطان کا کام ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ آج کل ان بُرائیوں میں سے بہت سی چیزوں کی طرف بلانے میں گھر والوں اور دوست احباب، گھر، بازار، معاشرہ، افسر وغیرہ کا تعاون یا ترغیب ہوتی ہے۔

فی زمانہ اس ترقی یافتہ دور میں بے حیائی وبے شرمی کی ایسی کئی مثالیں مَوْجُود ہیں کہ ایک باپ اپنی بیٹی اور شوہر اپنی بیوی جنہیں ان کو غیر مردوں سے پردہ کروانا تھا، وہ خود ہی شادی بیاہ ودیگر تقریبات میں غیر مردوں سے باپ اپنی بے پردہ بیٹی کا یوں تعارف کرواتا ہے کہ **"ان سے ملیئے یہ میری بیٹی ہے۔"** شوہر کہتا ہے **"یہ میری بیوی(Wife) ہے۔"** اور پھر وہ اجنبی شخص بھی بے شرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا اور بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے کہتا ہے **"آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔"** لوگوں کے اس انداز سے تو گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے معاشرے سے شرم وحیا ختم ہی ہوچکی ہے۔ ایسے لوگوں کی مذمّت کرتے ہوئے نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں، جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنّت حرام فرمادی ہے، ایک وہ شخص جو ہمیشہ شراب پیئے، دوسرا وہ شخص جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے اور تیسرا وہ دَیُّوث جو اپنے

www.dawateislami.net

گھر والوں میں بے غیرتی کے کاموں کو بر قرار رکھے۔ (مسند احمد ۲/ ۳۵۱حدیث ۵۳۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی اور اپنے گھر والوں، عزیزوں، رشتہ داروں اور تمام مسلمانوں کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے اور انہیں اسلامی تعلیمات کے مطابق شرعی پردہ کرنے کا ذہن دینا چاہیے کیونکہ اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو عورت کی عزّت وعِصْمت کا محافظ ہے، جبھی تو اسے گھر کی چاردیواری میں رہتے ہوئے، امورِ خانہ داری کے ساتھ ساتھ بچوں کی اچھی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں پارہ22 سُوْرَۂ اَحْزَاب کی آیت نمبر 33 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى (پ۲۲،الاحزاب:۳۳)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے: پارہ18، سُوْرَۂ نُوْر، آیت نمبر31

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ (پ۱۸،النور:۳۱)	تَرجَمۂ کنزالایمان : اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے کے بگاڑ اور سُدھار میں عورت کا ایک بہت بڑا کردار ہوتا ہے، مثلاً اگر عورت نیک، پرہیز گار اور حیادار ہو گی تو یہی خوبیاں اس کی نسلوں میں بھی منتقل ہوں گی لہٰذا عورتوں کو چاہیے کہ وہ ناجائز فیشن اپنانے، بلاضرورت شاپنگ سینٹروں، بازاروں، مخلوط تفریح گاہوں، مخلوط تعلیمی اداروں اور بے حیائی کے مقامات کی زینت بننے کے بجائے اُمّہاتُ الْمُؤمنین اور

www.dawateislami.net

آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شہزادیوں بالخصوص شہزادیِ کونین، خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی پاکیزہ سیرت و کردار سے سبق حاصل کرتے ہوئے چادر اور چار دیواری میں رہنے کو اپنی عادت میں شامل کریں، کیونکہ یہی وہ مقدّس ہستیاں ہیں کہ صحبتِ مصطفٰے کی بدولت جن میں حیا کا مادہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ خُصوصاً آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی لاڈلی شہزادی خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کی حیا کا عالَم تو اِنتہائی قابلِ دید اور لائقِ تقلید ہے۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کی بے مثال شرم وحیا پر مشتمل ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

خاتونِ جنّت کا پردہ

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وِصالِ ظاہری کے بعد خاتونِ جنّت، شہزادیِ کونَین، حضرت سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا پر غمِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِس قدر غَلَبہ ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کے لَبوں کی مسکراہٹ ہی خَتم ہوگئی! اپنے وِصال سے قبل صِرف ایک ہی بار مُسکراتی دیکھی گئیں۔ اِس کا واقِعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت سیِّدَتُنا خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کو یہ تشویش تھی کہ میں نے عُمر بھر تو غیر مَردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے، اب کہیں بعدِ وفات میری کَفَن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا نے کہا: میں نے حَبشہ میں دیکھا ہے کہ جَنازے پر دَرَخْت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صُورَت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا تان کر سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کو دِکھایا۔ آپ بَہُت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ بس یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وِصالِ ظاہِری کے بعد دیکھی گئی۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب، ص۱۵۹)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! چشمِ فلک نے حیا کا ایسا انوکھا نظارہ شاید ہی کہیں اور دیکھا ہو گا، باوجود یہ کہ

www.dawateislami.net

وصالِ مُصْطَفٰے کے بعد عمر بھر غمِ مصطفٰے کا غلبہ رہا، مگراس کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے آخری سانس تک حیا کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو فقط یہی فکر دامن گیر رہی کہ کہیں مرنے کے بعد میرے کفن پر کسی غیر مرد کی نظر نہ پڑ جائے۔

اسی طرح صحابیۂ رسول حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ خلاّد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا واقعہ ہے کہ ایک جنگ میں ان کا بیٹا شہید ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ان کے بارے میں **معلومات** حاصِل کرنے کیلئے چہرے پر نِقاب ڈالے باپردہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضِر ہوئیں، اِس پر کسی نے حیرت سے کہا: اِس وقت بھی آپ نے مُنہ پر نِقاب ڈال رکھا ہے! کہنے لگیں: **میں نے بیٹا ضَرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی۔** (سُنَنُ اَبِی دَاو،دج۳ص۹حدیث ۲۴۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! پردے کا اہتمام کہ بیٹا شہید ہو جانے کے باوُجُود سیِّدَتُنا اُمِّ خلاّد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے **"پردہ"** برقرار رکھا۔ مگر افسوس! فی زمانہ مغربی تہذیب سے متاثر ہوکر ہمارے معاشرے میں پردے کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بوجھ سمجھنا شروع کر دیا ہے۔ یادرکھئے! شیطان یہی چاہتا ہے کہ کسی طرح عورت کو بے پردہ کرکے شرم و حیا کو سَرِ بازار تار تار کر دیا جائے اور مردوں کو بد نگاہی کی آفت میں ڈال کر انہیں بھی ناراضی ربِّ قہار اور جہنم کے عذاب کا سزاوار بنا دیا جائے، جبھی تو شیطان اور اس کے پیروکاروں نے پہلے یہ نَعْرہ بُلَنْد کیا کہ "مرد و عورت شانہ بشانہ چلیں، اس کی نُحُوست یہ ظاہر ہوئی کہ گھر کی چار دیواری میں مَحْفُوظ عورت بے پردہ ہو کر گھر سے باہر نکل آئی اور کچھ مدّت بعد ہی یہ جملہ بھی سننے کو ملا کہ لیڈیز فرسٹ(Ladies First) یعنی "پہلے خواتین"۔ یعنی پہلے تو عورت کو مرد کے ساتھ کندھے سے کَنْدھا مِلا کر کھڑا کیا اور پھر ایک قدم اور آگے پہنچا دیا۔ ہماری خواتین یہ سمجھنے لگیں کہ اس جُملے کے ذریعے معاشرے میں ہمیں عِزت و وقار دیا جارہا ہے حالانکہ اس جُملے کا مَقْصَد اس صِنْفِ نازُک کو بے وُقُوف بنا کر اس کے حُسْن

www.dawateislami.net

وجَمال کو اپنے مالی فَوائد کے حُصُول کا ذِرِیْعہ بنانا ہے، جس کا مُظاہَرہ فیشن شوز(Fashion Shows)، بِل بورڈز(Billboards)اور اِشْتِہارات(Advertisement) کے ذریعے سرِ عام ہوتا ہے۔ اسی طرح دفتروں (Offices)، بینکوں (Banks) اور ہسپتالوں (Hospitals) غرض جہاں جائیں بِالْخُصُوص اِسْتِقْبالِیَہ (Receptions) پر ماڈَرن لڑکیوں (Modern Girls) کو ہی رکھا جاتا ہے تاکہ لوگوں کی توجہ حاصل کرکے اپنے کاروبار (Business) کو تَرَقّی دی جائے بلکہ اب تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نوجوان عورتوں سے ہاتھ مِلانے (Handshake) تک کو بُرا مَحْسُوس نہیں کیا جاتا۔ آیئے! سُنیے، اگر کوئی بے شرم و بے حیا کسی غیر عورت سے ہاتھ مِلاتا ہے تو اُس کی آخرت میں کیا سزا ہے چُنانچِہ

غیر عورت سے ہاتھ ملانے کی سزا:

شَہَنْشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے کسی اَجنبیہ عورت سے مصافحہ کیا(یعنی ہاتھ ملایا) وہ بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کا ہاتھ آگ کی زنجیر سے گردن کے ساتھ بندھا ہوگا۔(نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں، ص38)

کرلے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
آخرت میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عورت کا مختلف اداروں میں بے پردہ جاب (job) کرنے، باریک لباس پہن کر بازاروں اور تفریح گاہوں کا رخ کرنے سے بے شرمی وبے حیائی مزید بڑھتی جارہی ہے اوراس بے پردگی کی وجہ سے مَردوں میں بدنگاہی بھی عام ہوتی جارہی ہے۔ آج ہمارے نوجوان بدنگاہی کے عادی ہوتے چلے جارہے ہیں،وہ اپنے اس گندے مقصد کی خاطِر گلی محلوں، بازاروں، شاپنگ سینٹروں، تفریح گاہوں، سکولوں، کالجوں الغرض جہاں جہاں بے پردہ عورتوں کا مجمع

ہوتا ہے، وہاں مارے مارے پھرتے، خوب بدنِگاہی کرتے اور اپنی دنیا وآخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! عورت کو گندی نظر سے دیکھنا انسان کا نہیں بلکہ شیطان کا کام ہے۔ آیئے بدنگاہی کی مذمت پر تین (3) فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں:

1. **اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطَانُ۔** عورت عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے۔ (ترمذی، ۲ / ۳۹۲، حدیث: ۱۱۷۶)
2. **زِنَا الْعَیْنِ النَّظَرُ۔** آنکھوں کی بدکاری دیکھنا ہے۔ (ابو داود، کتاب النکاح، باب فی ما یؤمر بہ من غض البصر، ۲/ ۳۵۸، حدیث: ۲۱۵۲)
3. اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبْ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حلاوت نشان ہے کہ حدیثِ قُدسی ہے: نظر ابلیس کے تِیروں میں سے زہر میں بُجھا ہوا ایک تِیر ہے، پس جو شخص میرے خوف سے اسے ترک کر دے تو میں اسے ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا۔ (معجم الکبیر، ۱۰/ ۱۷۳، حدیث: ۱۰۳۶۲)

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالی **مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن** میں فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے منقول ہے کہ خود کو بدنِگاہی سے بچاؤ کیونکہ بدنِگاہی دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے، پھر شہوت بدنِگاہی کرنے والے کو فتنہ میں مبتلا کر دیتی ہے۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے احادیثِ مُبارکہ میں بدنگاہی کی کیسی مذمت بیان کی گئی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس عادتِ بد سے توبہ کریں اور اس سے چھٹکارا پانے کی کوشش بھی کریں ورنہ یاد رکھئے! کہ بدنگاہی انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی، اس کی وجہ سے بندہ نہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی مول لیتا ہے بلکہ ہر وقت اس کے دل و دماغ پر شیطان سوار رہتا ہے، عجیب سی بے سکونی

---

1 منہاج العابدین، تقویٰ الاعضاء الخمسۃ، الفصل الاول: العین، ص ۶۲

www.dawateislami.net

اور نفسانی خواہشات وخیالات غالب رہتے ہیں اور بندہ نفس کی تسکین کیلئے مزید ہلاکت خیز گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ آیئے! بزرگانِ دین کی شرم وحیا اور نظر کی حفاظت کے مزید واقعات سنتے ہیں۔

منقول ہے: حضرتِ سیّدُنا اَسْوَد بن کُلْثُوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت ہی باحیا اور صالح نوجوان تھے۔ چلتے وقت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگاہیں ہمیشہ اس طرح جھکی رہتیں کہ پاس سے گزرنے والوں کی بھی خبر نہ ہوتی۔ اس وَقْت گھروں کی دیواریں اتنی بلند نہ ہوتی تھیں۔ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھروں کے قریب سے گزررہے تھے کہ کسی عورت نے دوسری عورتوں سے کہا: جلدی سے گھروں کے اندر چلی جاؤ، ایک نوجوان آرہا ہے۔ یہ سُن کر دوسری عورتوں نے کہا: ارے! یہ تو حضرتِ سیّدُنا اَسْوَد بن کُلْثُوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں، ان کی نظریں تو زمین سے اُٹھتی ہی نہیں پھر یہ کسی غیر عورت پر نظر کیونکر ڈالیں گے۔ (عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والسبعون بعد الثلا ثمائۃ، ص۳۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آئندہ کبھی بھی اُوپر نہ دیکھوں گا

حضرتِ سیّدُنا مُجَمِّع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ اوپر کی طرف دیکھا تو ایک چھت پر موجود کسی عورت پر نظر پڑ گئی۔ فوراً نِگاہ جُھکالی اور اِس قَدَر پَشیمان ہوئے کہ عہد کر لیا آئندہ کبھی بھی اُوپر نہ دیکھوں گا۔ (احیاء العلوم، ۵/۱۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شرم وحیا بہت پیارا وصف ہے، مگر بد قسمتی کے ساتھ آج کے دور میں گناہوں کے نِت نئے انداز نے گویا کہ غیرت کا جنازہ نکال دِیا ہے۔ شرم وحیا کی چادر تار تار ہوتی چلی جا رہی ہے، جوان لڑکے اور لڑکیوں کی دوستیاں، مخلوط تعلیمی اِداروں (Co-Education) میں ایک ساتھ "اعلیٰ تعلیم" حاصل کرنے کے نام پر غیرتِ ایمانی ختم ہوتی جارہی ہے، موبائل، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے نہ جانے کس کس غیر شرعی انداز سے ایک دُوسرے سے

www.dawateislami.net

روابط قائم کرکے آخرت کی بربادی کا سامان اکٹھا کیا جارہا ہے۔جی ہاں!اب نوبت صرف ایک دُوسرے سے بات کرنے تک نہیں بلکہ ایک دُوسرے کو تصویریں بھیجی جاتی ہیں،اب تو معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ کئی موقعوں مثلاً عیدِ سعید پر تو کبھی جشنِ آزادی کے نام پر، کبھی غیر مسلموں کی نقّالی کرتے ہوئے "ویلنٹائن ڈے" کے نام پر تو کبھی "اپریل فُول" کے نام پر، کبھی "پتنگ بازی" کے نام پر تو کبھی بچے کی سالگرہ کے نام پر اہتمام کے ساتھ گانے باجے سُنے جاتے ہیں، گویا کہ بے شرمی و بے حیائی عُروج پر ہوتی ہے، معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ بے پردہ عورتیں بن سنور کر دعوتِ نظارہ پیش کررہی ہوتی ہیں۔ اب تو سفر چاہے بس میں ہو یا ٹرین میں، کوچ میں ہو یا ہوائی جہاز میں، ہر جگہ بے شرمی و بے حیائی کے مناظر سے اپنے آپ کو بچانا اِنتہائی دُشوار ہو گیا ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے،زبان، آنکھ، کان اور جسم کے دیگر اعضاء کا قفلِ مدینہ نصیب فرمائے۔

دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں
ہر عُضْو کا عطارؔ لگا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص95)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آنکھوں سے پیاری رضائے الٰہی

اپنے زمانے کے مشہور ولی حضرت سَیِّدُنا یونس بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جوان تھے، اکثر وقت مسجد میں ہی گزارتے تھے ایک مرتبہ مسجد سے گھر آتے ہوئے اچانک ایک عورت پر نظر پڑی اور دل اس طرف مائل ہوا لیکن پھر فوراً ہی شرمندہ ہو کر تائب ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں یوں دعا کی: ”اے میرے پاک پروردگار! آنکھیں اگرچہ بہت بڑی نعمت ہیں، لیکن اب مجھے خطرہ محسوس ہونے لگا ہے کہ کہیں یہ میری ہلاکت کا باعث نہ بن جائیں اور میں ان کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہ

ہو جاؤں، میرے مالک! تُو میری بینائی سلب کر لے چنانچہ ان کی دعا قبول ہوئی اور وہ نابینا ہو گئے۔ (عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والاربعون بعد المائۃ، ۱۶۵)

گناہوں سے بھرپور نامہ ہے میرا
مجھے بخش دے کر کرم یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص110)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے ہمارے اسلاف کیسی شرم وحیا والے تھے کہ اگر کسی عورت پر اچانک نظر پڑ جاتی تو فوراً نظریں جھکا لیتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرتے، مگر افسوس اولیاءُ اللہ کو ماننے والے، ان کے ایصالِ ثواب کے اجتماعات کرنے والے تو بہت ہیں، مگر ان کی سیرتِ مبارکہ پر عمل کی کوشش کرنے والے تو کم اور بہت ہی کم ہیں، نگاہوں کی حفاظت کرنے والے بہت کم ہیں، شرم وحیا کے پیکر بہت کم ہیں، "اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے" یہ توجہ رکھنے والے بہت کم ہیں، "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ فرما رہے ہیں" یہ توجہ رکھنے والے بہت کم ہیں، آخرت کا خوف رکھنے والے بہت کم ہیں، اُخروی عذابات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے گناہوں سے بچنے والے بہت کم ہیں، نگاہوں کی حفاظت کا ذہن رکھنے والے تو بہت کم کم اور کم ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ دورِ حاضر میں اَسلاف کی سیرت پر نہ صرف خود عمل کرتے ہیں بلکہ اپنے متعلقین ومریدین ومحبین کو بھی ان نیک ہستیوں کی پیروی کی ترغیب دلاتے ہوئے خوفِ خدا، شرم وحیا اور نگاہوں کی حفاظت کا مدنی ذہن دیتے رہتے ہیں، چنانچہ

ایک مرتبہ عرب امارات سے بابُ المدینہ (کراچی) تشریف لانے سے قبل آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ

www.dawateislami.net

الْعَالِیَہ نے نگاہ کی حفاظت سے متعلق انفرادی کوشش پر مشتمل ایک ای میل E.Mail اپنے بڑے شہزادے اور جانشین حضرت مولانا الحاج ابو اسید عبید رضا عطاری مدنی مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کو بھیجی، جس کا کچھ حصہ پیشِ خدمت ہے:

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب P.I.A کے ذریعے رات تقریباً 12 بجے روانگی ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رات کے تین (3) بجے باب المدینہ کے ائیر پورٹ (Air port) پر اُتر جائیں گے۔ چونکہ ائیر پورٹ (Air port) پر بے پردہ عورتوں سے بھرا گندا سا ماحول ہوتا ہے، اس لئے ذہن یہ بن رہا ہے کہ میں کسی کو بھی ائیر پورٹ (Air port) آنے کا نہ کہوں کہ کہیں میرے کہنے کے سبب وہ آئیں اور بدنگاہیوں سے نہ بچ پائیں اور کہیں آخرت میں مجھے بھی اس کا حساب نہ دینا پڑ جائے کہ تُو جب حالات سے واقف تھا کہ ہر ایک آنکھوں کا قفلِ مدینہ نہیں لگا پائے گا تو اپنے نفس کو خوش کرنے کیلئے لوگوں کو مطار (ائیر پورٹ) پر کیوں جمع کرتا رہا؟ آہ! حساب کے سامنے کی تاب نہیں، میں نے سارے گناہوں سے بار بار توبہ کی ہے، آپ کو گواہ رکھ کر بھی توبہ کرتا ہوں۔ استقامت کی دعا فرما دیجئے۔ (لیکن) حارِسین (حفاظتی اُمور والوں) کی آمد ہماری مجبوری ہے، زہے نصیب کہ صرف گاڑیوں کے ڈرائیور اور حارسین تشریف لائیں اور وہ بھی کار پارکنگ کی جگہ تشریف رکھیں۔ (انفرادی کوشش، ص۱۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ آنکھوں کی حفاظت کے معاملے میں کس قدر حساس (Sensitive) طبیعت کے مالک ہیں کہ اپنی آمد کے استقبال کے لئے آنے کی خواہش رکھنے والے عاشقانِ رسول کو ائیر پورٹ کے حیا سوز ماحول کے پیشِ نظر اپنی روانگی سے قبل ہی ائیر پورٹ نہ آنے

کی ترغیب ارشاد فرمائی بلکہ نہ آنے کی وجہ بھی بتادی کہ اس مَقام پر بدنگاہی سے بچنا انتہائی دُشوار ہوتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلافِ کرام کی شرم وحیا کا صدقہ پانے اور بے حیائی کی آفت سے پیچھا چھڑانے کیلئے اپنی گلی محلے میں نیکی کی دعوت کو عام کیجئے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا وہ عظیم الشّان کام ہے کہ جسے حدیثِ مبارکہ میں جِہاد کی قسموں میں (شمار کیا گیا) (حِلْیَۃُ الْاَولیاء، محمد بن سوقة، ۱۱/۵، حدیث: ۶۱۳۰ ماخوذاً) جبکہ ایک اور حدیثِ پاک میں نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والے کو بہتر لوگوں میں شمار فرمایا گیا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی صلة الارحام، ۶/۲۲۰، حدیث: ۷۹۵۰ ماخوذاً)

آیئے! بطورِ ترغیب **"علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** پر مشتمل ایک مَدَنی بہار سنئے اور اپنے اندر نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ بیدار کرنے کی کوشش کیجئے چنانچہ

نیّت صاف منزل آسان

علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت" کے دَوران عاشقانِ رسول کا ایک شرابی سے آمنا سامنا ہو گیا، عاشِقانِ رسول نے اُس پر خُوب اِنْفرادی کوشش کی تو وہ ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے اسے گناہوں سے سچی توبہ، داڑھی مُبارَک، سبز عمامے کے تاج اور مَدَنی لباس کی توفیق نصیب ہوئی، 6 دن مَدَنی قافِلے میں سفر کر سکا، مزید 92 دن کے لئے نیّت کی مگر سفر کے اَخراجات نہ تھے۔ اس کے ایک رشتے دار نے جب مُعاشَرے کے بدنام شخص کو مَدَنی حُلیے میں دیکھا تو

www.dawateislami.net

حیران رہ گیا، جب اُس کو 92 دن کے سفر کی ترکیب بتائی گئی تو اُس رشتے دار نے کہا، پیسوں کی فِکر مَت کرو۔ 92 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کرلو اور ساتھ میں 92 دن تک گھر کے اَخراجات بھی اپنے ذمّہ لیتاہوں، یوں وہ دیوانہ 92 دن کے لئے مَدَنی قافِلے کا مُسافر بن گیا۔

یا خُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش! | سُنّتوں کی تربیت کے واسطے پھر جلد تَر!
خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سَدا کرتے رہیں | مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چُھوٹے عُمر بھر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فضول و فحش گفتگو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس پُر فتن دَور میں جہاں ہماری اکثریت بے شرمی و بے حیائی والے دیگر کاموں میں مشغول نظر آتی ہے، وہیں فُضُول گوئی اور فحش کلامی بھی ہمارے معاشرے میں اس قدر عام ہوچکی ہے کہ ہماری کوئی بیٹھک اس گناہ سے محفوظ ہو بہت مشکل ہے، جہاں چند دوست جمع ہوئے، ہنسی مذاق کا سلسلہ شروع ہوا تو کئی کئی گھنٹے تک انجامِ آخرت سے بے خوف ہو کر بیہودہ اور فحش گفتگو میں مگن رہتے ہیں، انہیں اس بات کی بالکل فکر نہیں ہوتی کہ ہماری یہ گفتگو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب بن سکتی ہے، اس نے تو ہمیں ایسی باتیں کرنے سے منع فرمایاہے، چنانچہ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحل کی آیت نمبر 90 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ یَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْیِۚ (پ۱۴، النحل: ۹۰)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بُری بات اور سرکشی سے۔

ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے اس کی رضاو خوشنودی والے کاموں میں زندگی بسر کریں اوراس کی نافرمانی والے کاموں سے بچتے ہوئے کامل مومن بننے کی کوشش کریں، کیونکہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مطابق مومن عیب نکالنے والا، لعنت کرنے والا، فحش

www.dawateislami.net

گو اور بے حیا نہیں ہوتا۔ [1] ہمارے بزرگانِ دین کی شرم و حیا کا عالم یہ تھا کہ فحش اور بُری باتوں سے نہ صرف خود بچتے تھے بلکہ اپنے متعلقین کو فحش باتیں سننے سے بھی منع فرماتے تھے۔ جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا احمد بن یحیٰی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ "ایک دن حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ قندیلوں کے بازار سے نکلے تو ہم آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑے دیکھا کہ ایک شخص کسی عالم کو بیہودہ باتیں کہہ رہا تھا، حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: "فحش کلامی سننے سے اپنے کانوں کو پاک رکھو جیسے تم اپنی زبانوں کو بُرے کلام سے پاک رکھتے ہو کیونکہ (قصداً) سننے والا کہنے والے کے ساتھ شریک ہوتا ہے اور بے وقوف آدمی ہی اپنے برتن (یعنی دماغ) میں سے سب سے بُری بات تمہارے برتنوں (یعنی دماغوں) میں ڈالنے کی حرص کرتا ہے۔ اگر بے وقوف کی بات اسی کی طرف لوٹا دی جائے تو لوٹانے والا نیک بخت ہوتا ہے جس طرح کہ اس کا قائل بد بخت ہوتا ہے۔ (لباب الاحیا، ص ۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اگر کسی مجلس میں فحش اور بیہودہ گفتگو کی جارہی ہو اور ہم روکنے کی قدرت بھی رکھتے ہوں تو انہیں روکنا چاہیے، ورنہ کم از کم دل میں تو بُرا جانتے ہوئے وہاں سے دُور ہو جانا چاہیے۔ بعض ایسے افراد بھی پائے جاتے ہیں کہ جو خود تو فحش گوئی سے بچتے ہیں لیکن اگر کسی کو فحش گوئی اور بد کلامی کرتا دیکھیں تو اس کی فحش گوئی اور بد کلامی سے مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت محظوظ اور لُطف اندوز ہوتے ہیں اور ان کو بد کلامی سے روکنے کے بجائے ان کی حوصلہ اَفزائی کرتے ہوئے اپنی آخرت کی تباہی کا سامان کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان سنئے: چار (4) طرح کے جہنّمی کہ جو کھولتے پانی اور آگ کے مابین (یعنی درمیان) بھاگتے پھرتے وَیل وثُبُور (ہلاکت) مانگتے ہوں گے۔ ان میں سے

---

[1] ...سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی اللعنة، ۳/۳۹۳، حدیث: ۱۹۸۴

www.dawateislami.net

ایک وہ شخص کہ اس کے مُنہ سے پِیپ اور خون بہتے ہوں گے۔ جہنّمی کہیں گے: "اس بدبخت کو کیا ہوا ہماری تکلیف میں اضافہ کئے دیتا ہے؟" کہا جائے گا: "یہ بدبخت خبیث اور بُری بات کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر اس سے لذّت اٹھاتا تھا جیسا کہ جِماع کی باتوں سے۔"

(اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج۹ص187 دارالکتب العلمیہ بیروت)

حضرت سیِّدُنا شُعیب بن ابی سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی، فرماتے ہیں: "جو بے حیائی کی باتوں سے لذّت اُٹھائے بروزِ قیامت اس کے منہ سے پِیپ اور خون جاری ہوں گے۔" (اَیضاً ص ۱۸۱)

کُتّے کی شکل میں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شہوت کی تسکین کی خاطر تیری شادی، میری شادی کہتے ہوئے بے شَرمی کی باتیں کرنے والے ڈِراموں کے شائقین، فُحش فلمیں دیکھنے والے، سینماگھروں میں جانے والے، فلمی گانے گُنگُنانے والے بیان کردہ حدیثِ پاک سے درسِ عبرت حاصل کریں۔ یاد رکھئے! حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن مَیْسَرہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ: "فحش کلامی (یعنی بے حیائی کی باتیں) کرنے والا قِیامت کے دن کُتّے کی شَکل میں آئے گا۔" (اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج9ص190)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: خیال رہے کہ تمام انسان قبروں سے بشکلِ انسانی اُٹھیں گے پھر محشر میں پہنچ کر بعض کی صورتیں مسخ ہو جائیں گی۔

(مراٰۃ ج6ص660)

رِسالہ "باحیا نوجوان" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلافِ کرام عَلَیْہِم رَحمَۃُ اللّٰہِ السَّلام کی شرم و حیا اور حیا کے موضوع سے متعلق اہم معلومات کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

www.dawateislami.net

مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 64 صفحات پر مشتمل رسالہ **"باحیانوجوان"** کا مطالعہ کیجئے۔ آپ نے اپنے اس رسالے میں حیا کی تعریف، اس کی قسمیں، حیا کے احکام، دَیُّوث اور فاسق کی تعریف، عورتوں کی اصلاح کی طریقہ، اعضا کی حیا کا بیان اور دیگر کئی مدنی پھولوں کو بیان کیا ہے، مکتبۃ المدینہ نے ایک اور رِسالہ تذکرۂ امیرِ اہلسنّت قسط7 بنام **"پیکرِ شرو حیا"** بھی شائع کیا ہے، اس رِسالے میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مبارک زندگی کے کچھ واقعات ہماری تربیت کے لیے بہترین رہنمائی فرما رہے ہیں، لہٰذا آج ہی ان دونوں رسائل کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب کیجئے اور دوسروں کو بھی بطورِ تحفہ پیش کیجئے۔ یہ دونوں رسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے رِیڈ (یعنی پڑھے) بھی سکتے ہیں، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیے جاسکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسانوں میں شرم وحیا کے حوالے سے مختلف طبقے ہیں، ان میں سے بعض اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وہ نیک بندے ہیں جو اس کا خوف رکھتے ہوئے بے حیائی اور گناہ کے کاموں سے دُور رہتے ہیں، بعض لوگوں کے سامنے بدنامی کے خوف اور شرم کی وجہ سے بُرے کاموں سے باز رہتے ہیں مگر بعض شرم وحیا سے عاری افراد ایسے بھی ہیں جنہیں بدنامی کی پروانہیں ہوتی، ایسے لوگ بے دھڑک ہر گناہ کر گزرتے، اَخلاقیات کی حُدُود توڑ کر بداَخلاقی کے میدان میں اُتر آتے اور انسانیت سے گرے ہوئے کام کرنے میں ذرا شرم محسوس نہیں کرتے، دن رات ان کے ہاتھ پاؤں، زبان اور آنکھ اور دل ودماغ گناہوں میں ملوث رہتے ہیں۔ یاد رکھئے! ہمارے یہ سلامت اعضا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہیں، ہمیں شکرِ الٰہی ادا کرتے ہوئے ان اعضا کو گناہوں سے بچا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کا حق ادا کرنا چاہیے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرنے کا معنیٰ

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابہ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھم سے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرو جیسا حیا کرنے کا حق ہے۔ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرتے ہیں اور سب خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ نہیں، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کما حقُّہ، حیا کرنے کے معنیٰ یہ ہیں کہ سر اور سر میں جتنے اَعضا ہیں ان کی اور پیٹ کی اور پیٹ جن جن اَعضا کو گھیرے ہے اُن کی حفاظت کرے اور موت اور مرنے کے بعد گلنے سڑنے کو یاد کرے اور آخرت کو چاہنے والا دنیا کی زَیب وزِینت چھوڑ دیتا ہے تو جس نے ایسا کیا اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شرمانے کا حق ادا کر دیا۔ (مسندامام احمد، ۲/۳۳،حدیث: ۳۶۷۱)

اور اگر ہم نے ساری زندگی ہاتھ پاؤں کو گناہوں میں مشغول رکھا، زبان کو فحش باتوں کا عادی بنایا، آنکھوں سے بدنگاہی کرتے رہے تو یاد رکھئے! یہی اعضا کل بروزِ قیامت ہمارے خلاف گواہ بن جائیں گے، جیسا کہ پارہ 18 سُوْرَۃُ نُوْر کی آیت نمبر 24 میں ارشادِ خداوندی ہے:

یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: جس دن ان پر گواہی دیں گی ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ڈر جائیے اور گھبرا کر جھٹ پٹ توبہ کر لیجئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ آج جن اعضا سے ہم بے حیائی والے کام کرتے ہوئے نہیں شرماتے اور بِلا جھجک اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں میں مشغول ہو جاتے ہیں، کل قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی میں یہی اعضا ہمارے خلاف گواہ بن کر ہمیں جہنم میں نہ پہنچا دیں۔ لٰہذا آج ہی تمام گناہوں سے سچی توبہ کیجئے اور آئندہ بے حیائی کے تمام کاموں سے بچنے کی نیت کیجئے اور شرم وحیا اپنانے کی کوشش کیجئے۔ آیئے! اب شرم وحیا اپنانے کے

www.dawateislami.net

چند طریقے سنتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے :

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یہ ایک فِطری بات ہے کہ اگر ہمیں تنہائی میں گناہ کرتے وقت ہمارا کوئی جاننے والا دیکھ لے تو ہم مارے شرم کے پانی پانی ہو جاتے ہیں اور اس کا سامنا کرنے سے بھی کَتراتے ہیں، اگر ہم یہی ذہن اپنے ربعَزَّوَجَلَّ کے بارے میں بھی بنالیں کہ "**اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دیکھ رہا ہے**" تواِس طرح گناہوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ ہمارے اندر شرم و حیا بھی پیدا ہو گی۔

آنکھوں کا قُفلِ مدینہ لگانے کا ایک مَدَنی نسخہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِحْیَاءُ الْعُلُوم میں نَقْل فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سیدنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: نگاہیں نیچی رکھنے پر میری کون سی بات مدد کر سکتی ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ ذہن بناؤ کہ جس کی طرف تم نظر کر رہے ہو اس سے پہلے تمہیں ایک دیکھنے والا (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) دیکھ رہا ہے۔(احیاء العلوم، ۳۲۵/۵)

حیا کے فضائل اور بے حیائی کی وعیدیں:

شرم و حیا کی عادت اپنانے کیلئے بار بار حیا کے فضائل اور بے حیائی کی وَعِیدیں پڑھتے یا سنتے رہیے اور اس بارے میں غور و فکر کیجئے، دوسروں کو بھی یہ روایات سنا کر ان کا بھی ذہن بنائیے۔اس کا فائدہ یہ ہو گا یہ روایات ہمارے ذہن میں محفوظ رہیں گی اور بے حیائی اور بُرے کاموں سے بچتے ہوئے شرم و حیا نصیب ہو گی۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بُزرگانِ دین کی سیرت کا مطالعہ کیجئے:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! شرم و حَیا پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بُزرگانِ دین

کے واقعات اور اُن کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے، بعض اوقات اللہ والوں کی سیرت وکردار سے متاثر ہو کر بے حیائی اور گُناہ کے کاموں سے نفرت، نیکیوں کی طرف رغبت اور اُن جیسا بننے کی چاہت پیدا ہوتی ہے۔ صحابیِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شرم وحیا سے متعلق آپ کا فرمان سنئے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں "میں مروں پھر زندہ ہوں، پھر مروں پھر زندہ ہوں، پھر مروں پھر زندہ ہوں تب بھی میرے نزدیک یہ اس سے بہتر ہے کہ میں کسی کے سِتْر (یعنی شرمگاہ) کو دیکھوں یا کوئی میرے سِتْر کو دیکھے۔ (تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن ص۲۵۸)

اچھی صحبت اپنائیے!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حیا کی نَشوونُما میں ماحول اور تربیّت کا بھی بہُت عمل دَخْل ہوتا ہے۔ حیادار ماحول مُیَسَّر آنے کی صورت میں حیا کو خوب نِکھار ملتا ہے جبکہ بے حیا لوگوں کی صحبت قلب و نگاہ کی پاکیزگی سَلْب کر کے بے شرم کر دیتی ہے اور بندہ بے شمار غیر اَخلاقی اور ناجائز کاموں میں مُبتَلا ہو جاتا ہے۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی صحبت اختیار کرے اور کسی کی صحبت اختیار کرنے سے پہلے یہ غور کر لے کہ وہ کس کی صحبت اختیار کر رہا ہے، کیونکہ دیندار دوست تلاش کرنے کی ترغیب دِلاتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "سچے دوست تلاش کرو اوران کی پناہ میں زندگی گُزارو کیونکہ وہ خوشی کی حالت میں زینت اور آزمائش کے وقت سامان ہیں اور کسی گناہگار کی صحبت اختیار نہ کرو ورنہ اس سے گناہ کرنا ہی سیکھو گے۔

(احیاء العلوم، ۲/۲۱۴)

بے حیائی کے نقصانات پر غور کرے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بے حیائی کے اُخروی نُقصانات تو اپنی جگہ ہیں، اس کے

دنیاوی نُقصانات بھی کم نہیں ہیں ، بے حیاانسان معاشرے میں ذلیل وخوار ہوتا ہے، اُس کا رُعب و دَبدبہ بھی ختم ہو جاتا ہے ،لوگوں کے دِلوں میں اس کے لیے ذراسی بھی عزت ووُقعت نہیں رہتی، اس کے علاوہ اور بھی کئی نُقصانات ہیں بہر حال اپنے اندر شرم وحیاء پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم بے حیائی کے نُقصانات پہ غور کریں اور اِس کے اُخروی نُقصانات تو اور زیادہ سخت ہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ: "فحش کلامی (یعنی بے حیائی کی باتیں) کرنے والا قِیامت کے دن کُتّے کی شکل میں آئے گا۔(اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج۹ص ۱۹۰)

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ　　　اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلَاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اسلاف کرام کی شرم وحیاکے متعلق بیان سنا۔

♣حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شرم و حیاکیسی تھی کہ شرم و حیاکے پیکر، دوجہاں کے سرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی آپ کی شرم و حیا کااِکرام فرماتے♣حضرت سیدنافاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مبارک دَور کے متقی وپرہیز گار نوجوان کو خوفِ خداوشرم وحیا کے سبب مرنے کے بعد 2 جنّتیں عطا کی گئیں۔♣خاتونِ جنّت، شہزادیِ کونَین، حضرت سیِّدَتُنا فاطِمۃ الزّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شرم و حیاسے مالا مال واقعہ اُمّتِ مسلمہ کی عورتوں کے لیے ایک بہترین نمونہ ہے♣ شرم وحیاء انسان کی زندگی میں نکھار پیدا کرکے اس کو معاشرے کا معزّز فرد بنا دیتی ہے اور اس کے برعکس بے حیائی انسان کو ذلیل ورسوا کر دیتی ہے♣بے حیائی بد بختی کی علامت ہے♣بے حیائی دل کو پتھر کی طرح سخت کر دیتی ہے♣بے حیائی انسان کو معاشرے کا ذلیل فرد بنا دیتی ہے♣بے حیائی مُنافق کی علامت ہے♣بے حیائی جنّت سے دُور اور جہنم کے قریب کر دیتی ہے♣بے حیائی ذلّت کو

www.dawateislami.net

انسان کا مقدّر بنا دیتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو شرم وحیاء کی دولت سے مالا مال فرمائے اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت، چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحْمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵)

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر
چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

بیٹھنے کی سُنتیں اور آداب

بیٹھنے کی سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں ❀ سُرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا بھی سنّت ہے (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے۔) (مرآۃ المناجیح،۶/۳۷۸) ❀ چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے۔ ❀ جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رُخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔ (ابو داود، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل و الشمس، حدیث ۴۸۲۱، ج ۴، ص ۳۳۸) ❀ قبلہ رُخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص ۲۲۹) ❀ اعلیٰ حضرت،

امامِ اہلسنت، مَولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: پیر و اُستاد کی نشست پر ان کی غَیبت (یعنی غیر مَوجُودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۳۶۹-۴۲۴) ❀ جب کبھی اِجتِماع یا مجْلِس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ❀ جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیں آپ کے قدَم آرام پائیں گے۔ (جامع صغیر، حدیث: ۵۵۴، ص ۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

www.dawateislami.net

وَسَلَّمَ اُسے قبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سترّ (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

www.dawateislami.net

گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (1)

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (2)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (3)

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (4)

---

[1] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[2] ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

[3] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

[4] ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net